

عنایت اللہ کو حائى
کالم نگار و دانشور

رواجی معاشرے کے لئے مشعل راہ حضرت فاطمہ الزہراءؑ کا جہیز

پیغمبر پاک ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ نکاح میری سنت ہے اور جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اس سے حدیث پاک ﷺ سے نکاح کی اہمیت و افادیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ویسے بھی نسل انسانی کی بقاء مرد و عورت کے ملاپ میں مضمر ہے، اور مرد و عورت کے اس قانون اور جائز ملاپ کو شادی کا نام دیا گیا ہے۔ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”بہترین نکاح وہ ہے جو ایسی عورت سے کی جائے جو متقی اور پرہیزگار ہو نہ کہ مالدار یا اعلیٰ حسب و نسب والی ہو۔ شادی کرنا تمام انبیاء اور صحابہ اجمعین کی سنت ہے۔ حضور پاک ﷺ نے خود بھی شادیاں کی تھیں اور اپنی بیٹیوں کی بھی شادیاں کرائی تھیں۔ آپ کی دو بیٹیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ سے بیاہی گئی تھیں۔ آپ کی پیاری اور چھٹی بیٹی حضرت فاطمہؓ کی شادی حضرت علیؓ سے ہوئی تھی۔ حضور ﷺ نے جن کاموں میں جلدی کرنے کا حکم دیا ہے ان میں ایک لڑکی کی شادی بھی ہے، جبکہ وہ بلوغت کی عمر کو پہنچیں۔ اسلام شادی کو آسان سے آسان تر بنانے کا حکم دیتا ہے، تاکہ معاشرہ بے راہ روی اور گناہ سے بچے۔ شادی کے وقت ولیمہ بھی سبب رسول ہے صحابہ کرامؓ کی شادیوں میں ویسے کے طور پر چند کمجوریں یا زیادہ سے زیادہ چند افراد کو روٹی گوشت کھلائی جاتی تھی۔ نکاح انتہائی سادگی سے انجام پاتی تھی۔ حضور پاک ﷺ اور تمام صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں انتہائی سادہ تھیں۔ ان کی زندگیوں کا مقصد اللہ کی رضا اور خوشنودی تھی وہ دنیاوی جاہ و جلال، نمود و نمائش اور مال و دولت کو ناپسند کرتے تھے۔ خود دونوں جہانوں کے سردار ﷺ کے گھر کا سامان انتہائی مختصر تھا۔ ایک چار پائی، ایک چٹائی، ایک ٹکیہ، آٹا اور کمجور رکھنے کے برتن، پانی کا گھڑا اور ایک پیالہ آپ ﷺ کا کُل اثاثہ تھا۔ آپ ﷺ کے گھر میں رات کو چراغ بھی کم جلتا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ ہم لوگوں کو چلو چلائے ایک مہینہ گزر جاتا۔ فرماتی تھیں کہ کبھی تین دن ایسے نہیں گزرے تھے کہ ہم نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہو۔

اب دیکھئے حضرت نبی کریم ﷺ کی سب سے چھوٹی اور پیاری بیٹی حضرت فاطمہؓ کی شادی تھی۔ وہ فاطمہؓ جس سے آپ کو بے حد محبت تھی۔ وہ فاطمہؓ جب وہ تشریف لاتی تھیں تو نبی کریم ﷺ احتراماً کھڑے ہو جاتے، اسی کا ہاتھ تھام لیتے، پیشانی کو بوسہ دیتے اور اس کیلئے اپنی جادر دیتے، وہ فاطمہؓ جن کے بارے میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہؓ کے والد (نبی کریم ﷺ) کے علاوہ کوئی ایسی فاطمہؓ سے اہل نہیں دیکھی، وہ فاطمہؓ جو سید الشہداء

حضرت حسن و حسینؑ کی والدہ تھیں، جن کی شادی حضرت علیؑ سے ہوئی تھی۔ رخصتی کے وقت حضور پاک ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی کو جو سامان دیا تھا، ان میں ایک بان کی چار پائی، چڑے کا گدا جس کے اندر کھجور کے پتے تھے، ایک جھاگل، ایک مٹک، دو چکیاں اور دو گھڑے شامل تھے۔ حضرت فاطمہؑ گھر کا سارا کام خود کرتیں، چکی چیتیں اور مشکیزے میں پانی بھر کر لاتیں، جس کی وجہ سے مٹک کی رسی سے جسم پر نشان پڑ گئے تھے۔ گھر کا کام کاج خود انجام دیتیں۔ حضرت عثمانؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کی فیاضی کا ذکر کرتے ہوئے مقصود یہ تھا کہ اگر فاطمہؑ کی شادی کے وقت حضور ﷺ محض چند صحابہ سے

اشارہ فرماتے کی میری بیٹی کی شادی ہے، تو صحابہ کرامؓ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی بیٹی پر مال تو کیا اپنی جان تک نچھاور کرتے۔ لیکن آپ ﷺ کو فکر اپنی اہل بیت کی بیٹیوں کی تھی کہ کہیں فاطمہؑ کی شادی مثال بن کر امت کی بیٹیوں کی شادیوں کی راہ میں رکاوٹ نہ بن جائے۔ اب اگر ہمارے اس دور کی شادی بیاہ نظر ڈالی جائے، تو آج لڑکے اور لڑکی دونوں کی شادی خوشی کی بجائے عذاب بن رہی ہے۔ اگر لڑکے کی شادی، ویسے اور بے شمار تم کے بے جا رسومات پر لاکھوں اڑاتے جاتے ہیں، تو لڑکی کے جہیز پر بھی والدین کی کسر توڑی جاتی ہے۔ عمدہ قیمتی فرنیچر، درجنوں مہنگے جوڑے، اعلیٰ قیمتی برتنوں کے کئی سیٹس اور دوسرے بے شمار ضروری گھریلو اشیاء سے لیکر ٹی وی، فریج اورائر کنڈیشنر تک کے مہنگے اور قیمتی اشیاء جہیز میں شامل ہیں۔ کچھ لوگ تو دلہن کے ساتھ لکڑی گاڑی، پلاٹ یا بنگلے کو بھی ضروری اشیاء میں شمار کرتے ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ بعض لوگ جہیز کا باقاعدہ مطالبہ بھی کر لیتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ بعض کھاتے پیتے گھرانوں یا رشوت، سہولت، سہولت اور ناجائز ذرائع سے دولت کے انبار اکٹھے کرنے والے کئی لوگ یہ تمام شاہ خرچیاں اور فضول خرچیاں برداشت کر سکیں گے۔ لیکن کیا کہا جائے ایک غریب اور نادار گھرانے کی بیٹی کا، جن کے والدین محض حق و حلال کی کمائی کے چند ہزار کے ملازم ہوتے ہیں یا جن کے والدین اس دنیا میں نہیں۔ یہ بھی دیکھنے اور سننے میں آیا ہے کہ بعض لوگ انتہائی مجبوری کی صورت میں اپنی بہنوں کی جہیز کیلئے اپنے گروے تک بیچتے ہیں۔ بے شمار والدین بینکوں سے بھاری شرح سود پر قرضے لیتے ہیں اور زمینیں تک بیچتے ہیں۔ تاکہ اپنی بیٹیوں کے ہاتھ پیلے کر سکیں اور سسرال میں کم جہیز کی وجہ سے ان کی بیٹیاں طعنوں سے بچیں۔..... آج کے دور میں جہیز ایک مصیبت اور لعنت بن چکی ہے۔ جہیز کی وجہ سے آج غریب گھرانوں کے بے شمار بچیاں شادی سے محروم ہو رہی ہیں۔ یہ کسی ایک گریبا خاندان کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ پوری قوم اور پورے معاشرے کا اجتماعی مسئلہ ہے۔ جہیز ہمارے معاشرے کے لئے ایک ناسور بن چکا ہے۔ جہیز کا مطالبہ کرنے والے لوگوں کو سوچنا چاہئے کہ کل اگر انکی بھی پانچ چھ بیٹیاں شادی کی عمر کو پہنچیں، تو ان کا مستقبل کیا ہوگا۔ وقت ہے کہ مروجہ جہیز کے خلاف جہاد کا اعلان کیا جائے۔ نوجوانوں میں شعور پیدا کیا جائے کہ وہ جہیز لینے سے انکار کریں۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو بھی اس سلسلے میں اہم کردار ادا کرنا چاہئے۔ حکومت کا بھی فرض ہے کہ وہ جہیز اور اس قسم کی دیگر فضول رسموں اور فضول خرچیوں پر سخت پابندی لگائے تاکہ کوئی غریب گھرانے کی لڑکی جہیز کا بوجھ برداشت نہ کرنے کی وجہ سے شادی سے محروم نہ ہو اور ان کے والدین اور بہن بھائیوں کی زندگیاں اچیر نہ بن جائیں۔